© rasailojaraid.com

جناب راسخ عرفانی

گذرگاہِ افکار

حادثے کتنے سرِ دشت و گلستان گزرے
آن رکھنے کے لیے جان سے انساں گزرے

دولتِ صبر و سکوں غم کے حوالے کر کے!
دل میں کیا کیا نہ خیالاتِ پریشاں گزرے

حوصلہ پھر بھی کسی طور نہ ہارا ہم نے!
سینکڑوں سر سے مہمات کے طوفاں گزرے

باغِ افکار کی موہوم گزرگاہوں سے!
جب بھی گزرے وہ مرے غم سے گریزاں گزرے

پھر طلب گارِ بلندی ہیں مقاصد میرے
پھر میرے سر سے ذرا گردشِ دوراں گزرے

شامِ مسموم کی ظلمت نے جسے گھیرا ہے
کاش اس باغ سے پھر صبحِ بہاراں گزرے

فیضِ گریہ سے شبِ تار میں بھی اے راسخ
میری نظروں سے کئی ماہِ درخشاں گزرے

© rasailojaraid.com